134777-بچوں کے پارک میں جانے کا حکم اور ذی روح کے بتوں سے کھیلنے کا حکم

سوال

بچوں کے پارکوں میں جانے کا حکم کیا ہے؛ کیونہ وہاں اکثر کھیلنے والی اشیاء جانوروں کی شکل (گھوڑا، بندر) میں ہوتے ہیں.
اور بعض کھیلوں پر بھی جانوروں کے مجسمے ہوتے ہیں توکیا یہ شرعی طور پر حرام مجسموں میں شمار ہونگے تواس کے نتیجہ میں ان کھیلوں کے پارک میں جانا جائز نہیں ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

بچوں کی کھیلوں کے پارک میں جانے کے بارہ میں کلام دو طرح سے ہے :

اول :

ان پارکوں میں جو برائی اور منکر اشیاء پائی جاتی ہیں مثلا مرد و عورت کا اختلاط، اور عورتوں کی بے پردگی، اور موسیقی و گانا بجانا.

اگر تو وہاں اس طرح کی کوئی برائی یا کوئی اور غلط کام ہے تو پھر وہاں جانا جائز نہیں ہے.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

بہت سے والدین اپنے بچوں کو کھیلوں کے پارک میں لے جاتے ہیں جہاں شرعی مخالفات مثلا عورتوں کی بے پردگی وغیرہ پائی جاتی ہے، اور بچے یہاں جانے کی حرص بہت زیادہ رکھتے ہیں، برائے مہربانی یہ بتائیں کہ ایسے پارکوں میں جانے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"جیسا کہ ہمارے سائل بھائی نے بیان کیا ہے کھیلوں کے ان پارکوں میں برائیاں اور غلط چیزیں پائی جاتی ہیں، اور جب کسی جگہ برائی اور غلط چیزیں ہوں اور انسان وہاں سے اس برائی اور غلط اشیاء ختم کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو انسان کے لیے وہاں جا کر اسے ختم کرنا واجب ہو جاتا ہے.

اور اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو پھر اس کا وہاں جانا حرام ہوگا.

اس صورت میں ہم یہ کہینگے : آپ اپنی اولاد کو لیکر کھلی جگہ صحراء میں چلے جائیں یہی کافی ہے، لیکن آپ انہیں لے کر ان پارکوں میں جائیں جہاں مرد و عورت کا اختلاط پایا جاتا ہے، اور پھر وہاں وہ غلط قسم کے لوگ بھی ہیں جو عورتوں کو تنگ کرتے ہیں، اور پھر وہاں وہ لباس بھی ہے جو عورتوں کے لیے پہننا حلال نہیں تو پھر وہاں جانا اسی صورت میں جائز ہے جب وہ اس برائی کو ختم کرنے کی طاقت رکھتا ہو، اور اگر طاقت نہیں رکھتا تو وہاں جانا حرام ہوگا" انتہی

دیکھیں : اللقاء الشھری (75) سوال نمبر (8).

شیخ عبد اللہ بن جبرین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

بعض والدین اللہ تعالی ہمیں اورانہیں اور سب مسلمانوں کوہدایت نصیب فرمائے اپنے بیوی بچوں کولے کرایسی جگھوں پرلے جاتے جنہیں کھیل پارک کہا جاتا ہے اوروہاں چھوٹے اور بڑوں کے لیے کھیلیں ہوتی ہیں، وہاں عورتیں سب کے سامنے بے پردگی کی حالت میں کھیلیں کھیلتی ہیں، اورپھر بہت ساری عورتیں اورلڑکیاں چھوٹا اورتنگ لباس پہن کرجاتی ہیں اورکچھ نے پتلونیں بھی پہن رکھی ہوتی ہیں.

اورکچھ عورتوں کا توصرف ستر ہی چھپا ہوتا ہے، اورکچھ عورتیں وہاں تصویریں بنارہی ہوتی ہیں، یہ علم میں رہے کہ بعض نیک وصالح عورتیں ہم توانہیں ایسا ہی سمجھتی ہیں اللہ پر ہم کسی کا تزکیہ نہیں کرتے اللہ ہی کافی ہے وہ بھی ان جگھوں پرجاتی ہیں.

نہ تو یہ لوگ برائی کوروکتے ہیں، اورنہ ہی نیکی کا حکم دیتے ہیں، اورجب ہم انہیں وہاں نہ جانے کی نصیحت کرتے ہیں تووہ دلیل دیتی ہیں کہ اس میں کچھ نہیں، وہ توصرف وہاں سیر وتفریح کے لیے جاتی ہیں، بلکہ وہ اسے اچھی تربیت میں شمار کرتے ہیں.

اورجوانہیں نصیحت کرے اسے متشدد کہتے ہیں، آپ سے گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی نصیحت کریں جس میں اس کے نتیجہ میں مرتب ہونے والے اموراورخرابیاں بیان کرکے آپ مشکورو ممنون ہوں، اللہ تعالی آپ کی حفاظت فرمائے.

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

میرے خیال میں ان تفریحی پارکوں میں جانا جائز نہیں جہاں ایسی چیزیں اورکھیلیں پائی جاتی ہوں جوسوال میں بیان کی گئی ہیں؛ کیونکہ یہ فتنہ وفساداورخرابی کے اسباب میں شامل ہوتا ہے، اور پھر یہی نہیں بلکہ معاصی وگناہ کی طرف میلان ہے.

بچپن میں بچے کی بے پردگی کی محبت پرتربیت کرنا، اورانہیں مرد وعورت میں اختلاط سکھلانا بہت ہی خطرناک امر ہے، بلاشک وشبہ بچے اوربچیوں کا یہ مخلوط تفریحی پارک دیکھنا اوران فاسق قسم کے لوگوں کے ساتھ اختلاط کرنا ان حرام عادات کے عادی ہونے کا سبب بنتا ہے، اوراس کے ساتھ ساتھ ان حرام کاموں کوآسان سمجھنے کا سبب بنتا اوراسے مباح ہونے کا اعتقاد رکھنے کا باعث بنتا ہے.

یہاں اوردوسری جگھوں پرایسی برائیوں کونہ روکنے سے بچے کے لیے اس قسم کے لباس اوران فاسقوں کی نقالی کرنے کی محبت پیدا ہوتی ہے.

اوراسے تفریح اورسیر کا نام دے کرجائز نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اس کے قائم مقام اور نعم البدل موجود ہیں مثلا اجنبی مردوں سے خالی جگھیں صحراء اورمیدان وغیرہ، یا پھر ایسے پارکوں میں جانا جہاں مرد وعورت کا اختلاط نہیں، یا پھر گھروں میں ہی مفید کاموں میں مشغول رہنا، اورعلم نافع اورمفید کتابوں کا مطالعہ کرنا، اورتاریخ اسلام کی ورق گردانی کرنے میں ہی اصل تفریح پائی جاتی ہے.

نہ تواس میں کوئی برائی پائی جاتی ہے اورنہ ہی ممانعت، اورپھر ایسا کرنے سے واضح اورکھلے دینی خسارہ سے بھی بچا جاسکتا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی ہی مدد کرنے والا ہے" انتہی

ماخوذ از: شیخ رحمہ اللہ کی ویب سائٹ سوال نمبر (11036).

سوال دیکھنے کے لیے درج ذیل لنک استعمال کریں :

دوم :

وہ یہ کہ اس جگہوں پر جو مجسمے اور بت پائے جاتے ہیں بلاشک وشبہ یہ بھی ایک برائی ہے، اور جو گھوڑے یا بندر وغیرہ کے مجسمے کی شکل میں ہیں جن پر بچے سواری کرتے ہیں یہ بھی بت اور مجسمے ہی ہیں ان سے خارج نہیں.

بچوں کے لیے وہ کھیل مباح ہے جس میں اس مجسمے کی توہین ہوتی ہو اور اس سے کھیلا جائے، نہ کہ جسے ذی روح کی شکل میں بنایا جائے اور پھر اس کی عزت واحترام کیا جائے اور اس کا خیال رکھا جائے اور اس کی حفاظت کی جائے.

شیخ خالد المشیقح حفظہ اللہ کا کہنا ہے :

" یہ کھیلوں کی اشیاء جو تصویروں اور مجسموں کی شکلوں میں ہوں ان کے بارہ میں ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یہ جائز نہیں، اور بچوں کو ان اشیاء سے کھیلنے نہیں دینا چاہیے؛ کیونکہ تصویر کے بارہ میں شدید وعید وارد ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا تھا :

" تمہیں جو تصویر بھی ملے اسے مسخ کردو، اور جو اونچی قبر ملے اسے برابر کردو"

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے.

اور ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرو بن عبسہ نے دریافت کیا :

اللہ سبحانہ وتعالی نے آپ کو کیا دے کر مبعوث کیا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"صلہ رحمی کرنے اور بتوں کو توڑنے کے لیے، اور اللہ تعالی کی وحدانیت کے لیے کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت بنایا جائے "

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے.

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

"مجھے اللہ سبحانہ وتعالی نے سب جہانوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث کیا ہے، اور مجھے میرے پروردگار نے بتوں کو مٹانے کا حکم دیا ہے "

اسے امام احمد نے مسند احمد میں روایت کیا ہے.

لہذا سائل کو اپنے بچوں کی رغبات اور خواہشات کے پیچھے نہیں چلنا چاہیے، رہا اس کا نعم البدل تو میں یہ کہوں گا کہ :

ان تفریحی مقامات جہاں پر یہ تصاویر اور مجسمے ہوں بچوں کو وہاں لے جانے کی بجائے ان کے لیے مباح قسم کے کھیل گھر میں ہی لا دینا صحیح ہے، یا پھر کسی کھلی جگہ " انتہی

ماخوذاز:

واللہ اعلم.